ہے۔ لیکن ان دونوں حضرات نے آتے ہی مخالفین کے اعتراضات پرکاہ کی طرح اُڑا دئے اور حدیث صحیح پر خلافِ قیاس و عقل ہونے کا الزام ہمیشہ کے لیے ختم کر دیا۔

ابن قیمؒ اپنے محترم استاد اور دیگر فقہائے سنّت کی طرح مسائل میں استصحابِ اصل، مصالحِ مرسلات، ذرائع، عرفِ عام اور استحسان کے اصولوں کو خاص طور پہ مدِ نظر رکھتے ہیں۔ اور یہی وہ بنیادی اصول ہیں جن کی بنا پر زمان و مکان اور احوال کے تغیّر و تبدّل کے باوجود اسلامی قانون میں تازگی رہتی ہے۔ اور اجتہاد کے باعث اس کی رگوں میں تازہ خون دوڑتا رہتا ہے۔ اسلام کے دفعِ حرج اور جلبِ سہولت کے اصولوں کی بنا پہ ہر زمانے اور ہر جگہ کے احوال کے مطابق سہل اور قابلِ عمل راہ متعیّن کی ہے۔ ائمہ مجتہدین اور فقہاؒ نے عموماً اور ابن تیمیہؒ اور ابن قیمؒ نے خصوصاً ان اصولوں کو اپناتے ہوئے اس بات کا خاص طور پر خیال رکھا ہے کہ شارع کے اصل مقاصد سے ہم آہنگی قائم رہے۔ اور اسلامی قانون کی رُوح اور اُس کے مقاصد نظروں سے اوجھل نہ ہونے پائیں۔ (باقی)

تصحیح

ترجمان القرآن ماہ مارچ کے ص۴۳ پہ دو چیزوں کی تصحیح کر لی جائے۔

- ایک یہ کہ مولانا کی پیدائش کا سن ۱۳۳۱ھ نہیں بلکہ ۱۳۲۱ھ ہے۔
- دوسرے یہ کہ مودود حضرت ناصر الدین ابو یوسف کا لقب نہیں بلکہ حضرت قطب الدین کا لقب تھا۔ حضرت قطب الدین مودود سے منسوب ہو کر یہ خاندان مودودی کہلایا۔

✿

- سیرت سرورِ عالم جلد اول ص۱۰۱ کے حاشیے کے آخر میں حسبِ ذیل عبارت بڑھا لی جائے۔

صرف حضرت شعیبؑ آئے تھے، سو اُن کی نبوت صرف مَدیَن اور اَیکہ تک محدود رہی اور وہ بھی حضورؐ سے تقریباً ۱۸ سو برس پہلے گذر چکے تھے۔

- ص۳۳۵ کے سامنے جو نقشہ درج ہے اس میں اَرِیحا کا مقام غلط لکھ دیا گیا ہے۔ صحیح مقام دریائے اردن کے بحیرہ مردار میں داخل ہونے کی جگہ سے متصل واقع ہے۔